رجسٹرڈ نمبر (۱۰۸) آصفیہ | فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن | رجسٹرڈ نمبر انگلشیہ

مملکت

ہفت وار

اڈیٹر: میر حسن الدین بی اے، ال ال بی (عثمانیہ)

شرح چندہ
سالانہ ... روپے
ششماہی ... روپے
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ (۲/)

قیمت پرانا پرچہ (۴/)

جلد (۵) | ۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۳۰ مارچ ۱۹۴۶ء روز شنبہ | نمبر (۵۰)

پنجاب میں اقتداری سیاسیات

از کے، ایس، راؤ

پنجاب میں "مخلوط" وزارت تشکیل [دی] گئی ہے۔ ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم [ہیں] اور نواب سر مظفر علی قزلباش، سردار بلدیو سنگھ [اور] ودھیم سین سچر شامل ہیں۔ اول الذکر دو کا تعلق یونینسٹ پارٹی سے ہے اور ثانی الذکر [دو] کا تعلق علی الترتیب اکالی پارٹی اور [کا]نگریس سے ہے۔

پنجاب کی مجلس مقننہ میں ان جماعتوں کی قوت حسب ذیل ہے۔ یونینسٹ پارٹی (۱۰) پنتھک سکھ پارٹی (۲۳) کانگریس پارٹی (۵۰) عددی اعتبار سے سب سے بڑی پارٹی [illegible] سب سے زیادہ نمائندگی کی دعویدار [illegible] مسلم [illegible] حاصل [illegible] اقلیتوں کو وزارت سے [illegible] میں ایک بھی نشست نہیں دی گئی۔ مسلم لیگ کو جو مجلس مقننہ میں سب سے بڑی پارٹی ہے [illegible] مسلم نشستوں میں سے [illegible] نشستیں حاصل کی ہیں۔ وزارت میں کوئی جگہ نہیں اور نہ پست اقوام کے کسی رکن کو وزارت میں شامل کیا گیا۔

اس وزارت کو برسر اقتدار لانے کا باعث کون ہوا؟ یقیناً گورنر پنجاب۔ گورنر پنجاب استدلال پیش کرسکتے ہیں کہ انہوں نے اس جماعت کے لیڈر کو وزارت تشکیل دینے کی دعوت دی جس کو اسمبلی میں اکثریت حاصل تھی اور خضر حیات خاں کو (۹۰) ارکان کی تائید حاصل تھی۔ لیکن یہ استدلال بہت بودا ہے۔ گورنر پنجاب جانتا تھا کہ ان جماعتوں میں اتحاد کس طرح ہوا۔ اگر فرقہ واری نمائندگی کو پیش نظر رکھا جائے تو خضر حیات خاں کو مسلمانوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہے۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے گورنر سے کہا تھا کہ وہ ایک مستحکم وزارت تشکیل دینے کی پوزیشن میں ہیں۔ ان واقعات کے پیش نظر گورنر کا عمل ناانصافی پر مبنی اور جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔ گورنر کو یونینسٹ پارٹی سے جو انس ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

گورنر کے ایسے افسوسناک واقعات کی ذمہ داری کانگریس پر عائد ہوتی ہے۔ اگر کل ہند نوعیت کے مسائل کے تصفیہ تک کانگریس مسلم لیگ سے اشتراک عمل کرنے تیار نہ ہو تو [یہ بات] سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ مسلم لیگ اور کانگریس کل ہند مسائل کو صوبائی مسائل کے دائرہ سے باہر رکھنے تیار تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان جماعتوں میں کوئی تعاون عمل میں نہ آسکا۔ اگر کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ نہ ہو سکا تو کانگریس کے لیے راستہ کھلا ہوا تھا کہ وہ دیگر جماعتوں سے اتحاد کرکے خود اپنی وزارت تشکیل دے۔ یہ طریقہ دیانتداری اور راست بازی پر مبنی ہوتا۔ لیکن یہ معقول راستہ اختیار کرنے کے بجائے کانگریس نے ایسی مخلوط جماعت میں شرکت کی جس کی قیادت شکست خوردہ اور بدنام خضر حیات خاں کے ہاتھ میں ہے [illegible] کانگریس نے خضر حیات خاں اور ان کی پارٹی کو جس کی تعداد صرف (۲۰) ہے وزارت میں سب سے بلند مقام دیا۔ کانگریس کا یہی عمل تھا جس کی بنا پر گورنر کو وزارت خضر حیات خاں کے ہاتھ میں دینے کا موقع مل گیا۔

ان [illegible] سے کانگریس نے کیا حاصل کیا؟ مجلس وزارت کی [illegible] مسلم نشستیں یونینسٹ پارٹی کو مل گئیں۔ اور تمام سکھ نشستیں پنتھک سکھ پارٹی کو مل گئیں۔ مولانا آزاد نے بیان کیا کہ سکھ نشستوں کے متعلق یہ انتظام عارضی ہے لیکن اکالی لیڈروں نے مولانا کے بیان کی تردید کی [illegible] کانگریسی لیڈروں نے اکالی پارٹی سے سکھوں کا معاملہ تسلیم کرلیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس اپنے اس دعوے سے دستبردار ہوگئی کہ وہ سکھوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ کانگریس مسلمانوں کی نمائندہ نہیں ہے۔ پھر وہ صرف ہندوؤں کی ہی نمائندگی کرتی ہے۔ اس طرح کانگریس نے اس موقف کو قبول کرلیا ہے کہ وہ ایک ہندو جماعت ہے۔ مسلم لیگ پارٹی کانگریس سے اس سے زیادہ اور کیا چاہتی تھی؟ [illegible] کانگریس اس پوزیشن کو قبول کرنے تیار نہیں تھی لیکن خضر حیات خاں کے مقابلہ میں جن کو صرف (۱۰) مسلمانوں کی نمائندگی حاصل ہے کانگریس نے اس پوزیشن کو قبول کرلیا۔

خضر حیات خاں کی وزارت میں [illegible] کانگریسیوں کیسے باعث تعجب [illegible] ایک شخص جس کو کسی مسلمان [illegible] کہا جاتا ہے اس کو [illegible] کیا جا سکتا ہے اور [illegible] اس وقت جبکہ [illegible] میں اس کی کوئی پوزیشن نہیں۔ [illegible] شامل نہیں ہو سکتی۔

کانگریس نے [illegible]

۲۸۲/۲۹۱
مملکت ہفتہ وار
۲۶ اردی بہشت ۱۳۵۵ف

نواب صدر اعظم بہادر کا پہلا فرض

آئندہ چند ہفتے ہندوستان کے امن، خوشحالی اور ترقی کے لئے بے حد اہم ہیں۔ برطانوی کابینہ کا وفد اپنا کام شروع کر چکا ہے، اور ۹ اپریل کو عالی جناب نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم حکومت آصفیہ اس وفد سے ملاقات فرمائیں گے۔ ہندوستان کی فضا کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ مسلمان ہونا یا کہلانا ایک ایسا جرم ہو گیا ہے کہ جس کی پاداش میں اس فرقے کے خلاف ہر قسم کی زیادتی ــــ گو بظاہر وہ زیادتی نظر نہ آئے ــــ جائز سمجھی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو بدنام کرنا، انہیں اقتدار پسند، رجعت پسند، غنڈے، ضمیر فروش، وطن فروش وغیرہ ظاہر کرنا قوم پرست سیاست کا ایک اہم جزو سمجھا جا رہا ہے۔ وہ سیاسی ادارے جو اپنے آپ کو ہندوستان کا نمائندہ ظاہر کرتے ہیں اور ہندوستان کی آزادی کے نام پر اپنی آمریت اور اقتدار کے حصول کے لئے کوشاں ہیں ملک کے متمول اور سرمایہ دار عناصر پر مشتمل ہیں۔ ان اداروں میں تعلیم یافتہ اشخاص کی بہتات ہے اور ان کے لیڈروں نے دنیا بھر کی سیاحت کر کے اور روپیہ خرچ کر کے پروپگنڈے کی دور رس افادیت کا راز معلوم کر لیا ہے۔ چنانچہ چار دانگ عالم میں ان کے زعما نے مختلف حیثیتوں سے کافی شہرت ــــ بعض صورتوں میں بلا استحقاق ــــ حاصل کر لی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آواز کو ہندوستان کی آواز سمجھا جانے لگا اور ان کے ہر فریب کو مبنی بر صداقت خیال کیا جانے لگا۔ مسلمانوں کو جو ان کی سیاست، دولت اور اکثریت کے کشتہ ہیں دنیا بھر میں اس طرح بدنام کیا گیا کہ ان کے متعلق کوئی سچ بات کہی جائے تو اس کو سچ سمجھنے والے مشکل ہی سے ملیں گے۔

اس پس منظر میں ہمیں حیدرآباد کے مستقبل پر غور کرنا ہے۔ حیدرآباد کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس کا تاجدار مسلمان ہے۔ حیدرآباد کا دوسرا جرم یہ ہے کہ یہاں کے تیس لاکھ مسلمانوں میں سے چند ہزار سفید پوش ہیں۔ ان میں سے چند افراد یا تو جاگیر رکھتے ہیں یا کوئی عہدہ۔ یہ حالت قومی سیاسی اداروں سے کہاں برداشت کی جا سکتی تھی اس لئے پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر مونجے وغیرہ سے لے کر ہر وہ "قومی" رہنما جو رام راج کے لئے کوشاں ہے حیدرآباد کے خلاف بے بنیاد پروپگنڈا کرنا اپنا دھرم سمجھتا ہے۔

برطانوی کابینہ کے وفد کو سب سے پہلے اس حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ یہ کام بے حد کٹھن ہے کیونکہ اطلاعات کے اس دور میں حیدرآباد سے متعلق کسی سچ بات کو سچ سمجھنا بہت مشکل ہے۔ مثال کے طور پر اگر حیدرآباد کی جانب سے کہا جائے کہ حیدرآباد میں جمہوری طرز کی حکومت حقیقی معنوں میں جمہوریت نہ ہوگی بلکہ چند سرمایہ داروں کی حکومت ہوگی جو اپنی دولت کے ذریعہ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا کر اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ایک جانب معاشی استحصال ناجائز کریں گے اور دوسری جانب دوسرے فرقوں کے افراد کی زندگی دوبھر کر دیں گے تو اس حقیقت کو مشکل ہی سے باور کیا جائے گا۔ لیکن یہ حقیقت ضرور ہے کوئی باور کرے یا نہ کرے۔ اگر برطانوی کابینہ کا وفد اس حقیقت کو باور کرنے میں تامل کرے تو اس کی وجہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر قومی لیڈروں نے دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے

کہ حیدرآباد کا مسلمان خواہ وہ حکومت کا جزو ہو یا حکومت کے باہر ہر اہل ہنود کی جان، مال، اور عزت کا دشمن ہے۔ اگر حیدرآباد کے ہندو صداقت اور اخلاقی جرات سے کام لیں تو وہ خود اس کا اعتراف کریں گے کہ اس سے زیادہ سفید جھوٹ آج تک نہیں کہی گئی۔

اگر حیدرآباد اپنے حق بجانب مطالبات کو منوانے کی کوشش کرے —— مثلاً استرداد برار اور اضلاع مفوضہ وغیرہ —— تو یہی کہا جائے گا کہ ان علاقوں کے باشندے نظام کی رعایا کہلانا پسند نہیں کرتے۔ غرض جس مسئلہ کو بھی سلجھانے کی کوشش کی جائے ہر چیز صحیح حل کے راستہ میں حارج ہوگی وہ تاجدار دکن اور ان کے اعلیٰ عہدہ داروں کا مسلمان ہونا ہے۔

پس اگر نواب صدر اعظم بہادر اس تلخ حقیقت کو برطانوی کابینہ وفد کے ذہن نشین کرا سکیں تو اس کے بعد ہر مسئلہ حق و انصاف کی روشنی میں جانچا جا سکے گا۔ جب تک برطانوی وفد کے قلوب سے اس پروپگنڈے کے زہریلے اثرات کو زائل نہ کیا جائے جو فرقہ وارانہ تعصب کی پیداوار ہے کسی مسئلہ پر بھی واقعات کی روشنی میں جانچا نہیں جا سکتا۔

تصفیہ طلب مسائل کیا ہیں ان سے ہر حیدرآبادی واقف ہے اور ہم بارہا ان مسائل سے متعلق اپنے خیالات ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن جب تک گفت و شنید کے لئے صحیح فضا پیدا نہ کی جائے اس وقت تک کسی مسئلہ کو پیش کرنا کار آمد نہ ہوگا اور فضا پیدا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو ہم نے سطور بالا میں پیش کیا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری اس تحریر سے ہندو قارئین سخت ناراض ہوں گے مگر یہ حقیقت ہے کوئی خوش ہو یا ناخوش۔

یہاں ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جس پروپگنڈے اور جس ذہنیت کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کا تعلق حیدرآباد کے ہندو عوام سے نہیں ہے یہ سب کچھ ان خود ساختہ لیڈروں کا کام ہے جو بیرونی اداروں کی شہ پا کر فضا کو مسموم کرتے ہیں۔

...ہم کر دی جائیں۔ ملک کی سیاسی جماعت... ہے۔ صدر المہام بہادر مالیہ نے نشاندہی کی ... کی تنسیخ کا حوالہ دیتے ہوئے تمام ... صاحب نے کہا کہ اس اپیل کی توثیق کی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اصلاحات اسکیم سے متعلق حکومت کوئی عملی اقدام نہیں کر رہی ہے اور جدید مقننہ کو معرض وجود میں لانے کے لئے حکومت کی جانب سے کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔

مولوی مرزا منصور احمد خاں صاحب نے جا کر ایوان اول سے بجا طور پر دریافت کیا ... ہے کہ وہ اور ان کے ساتھیوں نے فصلوں کی آئندہ واری سے متعلق سرکاری اعداد کو حقیقت سے کم کیوں بتلایا۔

مرزا صاحب نے کہا کہ کمیٹی نے جن مقامات ... گا اور کیا ان مقامات پر عہدہ داروں اور غیر عہدہ داروں سے فصلوں کی کیفیت دریافت کی۔ باستثنا ضلع گلبرگہ ہر جگہ کمیٹی کو یہی بتایا گیا کہ فصلیں اچھی نہیں ہیں۔ جہاں کمیٹی کے ارکان نے مقامی سرکاری ... کمیٹی کو دورہ ... باوقت ہوتا تھا۔ کمیٹی کو دورہ کے بعد یہ تجربہ ہوا۔ اس تجربہ کی روشنی میں اگر کمیٹی نے یہ رائے قائم کی کہ سرکاری تخمینہ جات نے فصلوں کو گھٹا کر بتلایا ہے نیز یہ کہ ملک کا غذائی موقف تشفی بخش ہے تو کمیٹی نے وہی کیا جو کوئی اور کمیٹی ان حالات میں کرتی۔

(تالیاں)

مولوی محمد اعظم صاحب نے کہا کہ تعلقدار صاحبان متعلقہ از راہ کرم ایوان کو بتلائیں کہ انہوں نے اپنے ماتحتین کے اس غلط عمل کو کیوں روا رکھا۔

معتمد صاحب مال نے کہا کہ تعلقداروں کے پاس سے اب تک جو فصلوں کے تخمینے وصول ہوئے ہیں وہ زیادہ تر نظری ہیں اور پنجا ہیں فصلوں کی دروآزمائش کے نتائج ابھی وصول نہیں ہوئے

معزز صدر المہام بہادر مال نے تمام تعلقدار صاحبان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آخری اندازے بھیجنے سے قبل خود فصلوں کی دروآزمائش کر کے مطمئن ہو جائیں۔

مولوی انیس الدین صاحب ... نے

۷۹۲

ملک ہفتہ وار

سر سعید الملک بہادر صدر اعظم حکومت آصفیہ اس وفد سے ملاقات فرمائیں گے

ہندوستان کی فضا کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ مسلمان ہونا یا کہلانا ایک ایسا جرم ہو گیا ہے کہ جس کی پاداش میں اس غریب کے خلاف ہر قسم کی زیادتی — گو بہ ظاہر وہ زیادتی نظر نہ آئے — جائز سمجھی جا رہی ہے مسلمانوں کو بدنام کرنا، انہیں اشاعت کے خلاف رجعت پسند، غنڈے، ضمیر فروش، وطن فروش وغیرہ ظاہر کرنا قوم پرستی کا ایک اہم جزو سمجھا جا رہا ہے وہ سیاسی ادارے جو اپنے آپ کو ہندوستان کا نمائندہ ظاہر کرتے

سکا ق ... میں ... ہے ... ہنا ... او ... خیا ... جوا ... گے ... بد ... پیچ ... سے ... سکا ...

چاہیے۔"

یہ درست ہے کہ سامراجی اب کی مرتبہ ہندوستان کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ آئے دن چرچے ہو رہے ہیں کہ ہندوستان کے لئے کیا تحفہ پیش کرنے والا ہے! ان بلند دعووں پر سے ذرا نقاب ہٹا دیجئے تو معلوم ہوگا کہ اس میں سامراجی وہی پرانا کھیل کھیل رہے ہیں۔ یعنی "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" والا کھیل۔ لیکن اب کی دفعہ نئے انداز سے نئے حالات میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیے کہ سامراجیوں کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ چاہے برطانوی وزرا اپنی چکنی چپڑی باتوں اور بلند دعووں سے اس بات کو چھپانے کی کتنی ہی کوشش کریں رہا حکومت خود اختیاری اور آزادی کا جھگڑا تو یہ کوئی فرق ہی نہیں ہے محض لفظوں کا جھگڑا ہے۔"

اس سے ایک دن پہلے رائٹر کے سیاسی نامہ نگار لندن نے یہ بھید کھول دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب لارڈ پیتھک لارنس سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اختیارات منتقل کرنے یا اس کی بات چیت کرنے ہندوستان جا رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ منتقلی اختیارات کی تجویز تو کب کی پیش کی جا چکی تھی .... اب اس منتقلی کے لئے صرف دستور بنانے کی ضرورت ہے اور جا رہے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیوں کی ایک موزوں ترین جماعت کا پتہ لگائے تا کہ ہندوستانی دستور کا ڈھانچہ تیار کیا جا سکے۔"

"جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا دستور ساز اسمبلی کے قائم ہونے پر اسے ہندوستانیوں کو اختیارات منتقل کر دے گا، تو لارڈ پیتھک لارنس نے جواب دیا کہ اختیارات ان ہی اداروں کے حوالے کئے جائیں گے جسے دستور ساز جماعت نے تشکیل دیا ہو۔"

اس کا مطلب صاف ہے۔ برطانوی وفد ہندوستانی عوام کو اختیارات دینا نہیں چاہتا۔ اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہندوستان ایک دستور ساز اسمبلی کے ذریعہ جسے بالغ رائے دہی کی بنیاد پر بنایا گیا ہو۔ خود اپنی مرضی کے مطابق حکومت کریں وہ ایسی دستور ساز اسمبلی نہیں چاہتے جسے ہندوستان کی سب وطن جماعتیں مل کر اپنی مرضی کے مطابق تشکیل دیں۔ برطانوی وفد کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ جائے محب وطن جماعتوں کے خود غرض عناصر کی مدد حاصل کرکے ایک جھوٹ موٹ کا دستوری "ڈھانچہ" کھڑا کر دے۔

اس بات کو لارڈ ہیلی فیکس نے اور بھی صاف کر دیا ہے۔ لارڈ صاحب امریکہ میں برطانیہ کے سفیر تھے۔ انہوں نے ابھی ابھی "ہندوستان سے متعلق برطانیہ کی پالیسی" پر ایک پوری ذمہ داری سے بیان دیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

"ہندوستان کے بہترین مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ برطانیہ ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں ذمہ داری اس طرح حوالے کرے کہ کوئی بد نظمی ناخوشگوار صورت پیدا نہ ہو۔ لیکن یہ کسی کے بس کی بات نہیں معلوم ہوتی۔

"یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ذمہ داری ایسی ہندوستانی حکومت کے حوالے کی جائے جسے سب لوگوں نے مان لیا ہو اور جو اس قابل ہو کر حکومت کی مشین چالو ہونے تک ریاست کے روزمرہ کام کو برابر چلا سکے۔ اسی لئے تو برطانیہ کا کہنا ہے کہ اختیارات کی منتقلی سے پہلے کوئی ایسی حکومت ہو جو اختیارات سنبھالنے کے تیار ہے اس سے یہ بات صاف ہو جاتی کہ جب تک کوئی ایسی پارٹی اقتدار سنبھالنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک ہم کو وہاں سے سبکدوش ہونا نہیں چاہیے۔"

غرض یہ کہ برطانیہ کے رجعت پرست ٹوری اور لیبر پارٹی کے سامراجی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ہندوستان کا آئندہ نقشہ کیا ہونا چاہیے۔ ہندوستان کے انہوں نے مل کر ایک سامراجی خاکہ تیار کیا ہے جس کی بنیاد یہ ہے کہ کانگریس اور لیگ کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھا کر اختیارات کا حوالے کر دو مگر اپنے پاس رکھ لو۔

۱۹۴۲ء کے اعلان میں برطانوی حکومت نے ایک شرط یہ بھی رکھی تھی کہ جو صوبے مرکزی حکومت میں شریک ہونا نہ چاہیں انہیں شریک ہونے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔ اس تجویز کے تین مقاصد تھے۔ پہلا تو یہ کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان کی اقلیتوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ انہیں ایسا دستور قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جسے وہ پسند نہ کرتے ہوں۔ اس وعدہ کو پورا کرنا تھا۔ دوسرا یہ کہ دستور ساز مجلس میں اقلیتوں کو اور خاص کر مسلمانوں کو اس بات کا موقعہ حاصل رہے کہ وہ ایک مرکزی حکومت میں رہنے پر راضی ہو جائیں۔

تیسرا مقصد یہ تھا کہ دستور ساز اسمبلی میں کوئی سمجھوتہ نہ ہونے پر سارے ہندوستان کی سیاسی آزادی میں دیر نہ ہونے پائے اگر ہندوستان متحد ہو کر آگے بڑھنے کو تیار نہیں ہیں تو وہ الگ الگ ترقی کریں۔"

اس خاکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بارے میں برطانوی سامراجیوں کے ارادے کیا ہیں۔ مختصر یہ کہ کانگریس کو کل ہند یونین" اور مسلم لیگ کو ایک الگ مرکزی حکومت کا لالچ دیا جا رہا ہے لیکن ... کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ وہ ... یونین سے علیحدہ رہے

(باقی صفحہ ۱۰)

مشاورتی مجلس اغذیہ کی روداد

غیر سرکاری ارکان کی رپورٹ

معزز صاحب صدر نے پنڈت جگوپال صاحب ورنگاؤنی کر، مولوی مرزا منصور احمد خاں صاحب، مولوی احمد اللہ صاحب صدودی، اور بی [illegible] صاحب کی مرتب کردہ رپورٹ [illegible] جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوائے اضلاع [illegible] گیہوں کی فصل اچھی ہے اور جوار کی فصل بحیثیت مجموعی آٹھ آنے قرار دی جا سکتی ہے۔ دورہ کنندہ کمیٹی کی رائے میں فصلوں کی آنہ واری سے متعلق سرکاری اعداد باستثنائے ضلع گلبرگہ گھٹا کر بتلائے گئے ہیں۔ نیز ملک کو دوسرے سال اناج کی قلت سے متعلق جس اندیشہ کا اظہار کیا جاتا ہے وہ حق بجانب نہیں ہے۔

مولوی کلیم الدین صاحب انصاری نے کہا غیر سرکاری کمیٹی کی رائے موجب صد اطمینان ہے کہ ملک کا دوسرے سال غذائی موقف بحمد اللہ تشفی بخش ہے۔ فاضل مقرر نے کہا کہ مزید برآمدات پر غور کرنے سے قبل مشاورتی مجلس اغذیہ کا اجلاس منعقد ہونا ضرورت ہے تاکہ عوام کو بھی اطمینان ہو جائے کہ ملک دوسرے سال کی پیداوار مقامی ضروریات سے زائد ہے۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کلیم الدین صاحب نے کہا کہ رمضان مبارک کی موجودگی میں عوام کے جذبات اور ضرورت کے پیش نظر راشن میں تخفیف کی تجویز کو حکومت قبول کرے گی لیکن محنت کرنے والے طبقوں کے ساتھ مزید رعایت کی ضرورت لاحق ہوگی۔

موصوف نے رائے دی کہ ورنگل کی برآمد مسدود کی جانی چاہیے۔ البتہ تور کی برآمد جاری رکھی جا سکتی ہے کیونکہ اس دال کی کھپت اندرون ملک بہت کم ہے۔

سیٹھ نرسیا صاحب ورنگل نے کہا کہ ضلع ورنگل کے بعض حصوں میں خریف جوار کی لیوی وصول کی جا رہی ہے جس کو مسدود کرکے خوش خریدی کے ذریعہ اناج وصول کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مولوی قاضی عبد الغفار صاحب نے کہا کہ اس ایوان میں جو بیانات دئے جاتے ہیں ان کی نقول قبل از قبل ایوان کے غیر سرکاری ارکان کو مل جانی چاہیے۔ راشن بندی کا ذکر کرتے ہوئے قاضی صاحب نے کہا کہ متمول اور ذی اثر اصحاب اب بھی چیف شہروں اور قصبات میں اناج ضائع کر رہے ہیں اور محکمہ راشن بندی غریب خاطیوں کو سزا دینے کے لئے تو آمادہ نظر آتا ہے لیکن متمول اور ذی اثر اشخاص کی خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے اور ان سے دریافت تک نہیں کرتا کہ انہیں یہ فاضل اناج کہاں سے ملا۔ جب تک امیر و غریب، ذی اثر اور بے اثر میں امتیاز باقی رکھا جائے گا محکمہ راشن بندی عوام کے تعاون کا مستحق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی وہ امتیاز ہے جو چور بازار کو زندہ رکھتا ہے۔ فاضل مقرر نے بھی اسی رائے کا اعادہ کیا کہ مجلس عاملہ کی روداد میں [illegible] مجلس کے ارکان میں تقسیم کر دی جائیں۔ ملک کی سیاسی جماعتوں سے صدر المہام بہادر مال نے تعاون کی جو اپیل کی تھی اس کا حوالہ دیتے ہوئے قاضی صاحب نے کہا کہ اس اپیل کی قوت گھٹ جاتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اصلاحات کی اسکیم سے متعلق حکومت کوئی عملی اقدام نہیں کر رہی ہے اور جدید مقننہ کو معرض وجود میں لانے کے لئے حکومت کی جانب سے کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔

مولوی مرزا منصور احمد خاں صاحب نے کہا کہ ایوان اراکین سے بجا طور پر دریافت کر سکتا ہے کہ دورہ اراکین کے ساتھیوں نے فصلوں کی آنہ واری سے متعلق سرکاری اعداد کو حقیقت سے کم کیوں بتلایا۔ مرزا صاحب نے کہا کہ کمیٹی نے جن مقامات کا دورہ کیا ان مقامات پر عہدہ داروں اور غیر عہدہ داروں سے فصلوں کی کیفیت دریافت کی۔ باستثنائے ضلع گلبرگہ ہر جگہ کمیٹی کو یہی بتایا گیا کہ فصلیں اچھی نہیں ہیں۔ جب کمیٹی کے ارکان نے مقامی سرکاری حکام سے خواہش کی کہ وہ کمیٹی کو متاثرہ رقبہ جات کے خراب سے خراب کھیت بتائیں، مقامی غیر سرکاری ارکان نے کمیٹی کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے متاثرہ رقبہ جات کا معائنہ کرایا۔ جب وہ ایسے کھیت پر پہونچے جو مقامی اصحاب کی نظر میں خراب تھا تو کمیٹی نے حاضرین سے اس کھیت کی آنہ واری سے متعلق رائے دریافت کی۔ عہدہ داران دیہی اور گرداوروں سے بھی یہی سوال کیا گیا ان سب کے جوابات باہم پریشان کن اور حوصلہ شکن ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد ان سب کی موجودگی میں کھیت کے خراب حصہ سے ایک گز کی پیداوار جمع کی گئی۔ کچے بھٹوں کو بالعموم چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود جب ایک گز کی پیداوار تولی گئی تو جو نتیجہ برآمد ہوا وہ مقامی اصحاب کی ندامت اور سراسیمگی کا باعث ہوتا تھا۔ کمیٹی کو دورہ کے بعد یہ تجربہ ہوا۔ اس تجربہ کی روشنی میں اگر کمیٹی نے یہ رائے قائم کی کہ سرکاری عہدہ داروں نے فصلوں کو گھٹا کر بتلایا ہے نیز یہ کہ ملک کا غذائی موقف تشفی بخش ہے تو کمیٹی نے وہی کیا جو کوئی اور کمیٹی ان حالات میں کرتی۔

(تالیاں)

مولوی محمد [illegible] صاحب نے کہا کہ تعلقدار صاحبان متعلقہ از راہ کرم ایوان کو بتلائیں کہ انہوں نے اپنے ماتحتین کے اس طرز عمل کو کیوں روا رکھا۔

معزز صاحب صدر نے کہا کہ تعلقدار صاحبان کے پاس سے اب تک جو فصلوں کے تخمینے وصول ہوئے ہیں وہ زیادہ تر نظری جانچ پر مبنی ہیں۔ فصلوں کی رو در آزمائش کے نتائج ابھی وصول نہیں ہوئے۔

معزز صدر المہام بہادر رسد نے جمیع تعلقدار صاحبان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آخری اندازے بھیجنے سے قبل خود فصلوں کی رو در آزمائش کرکے مطمئن ہو جائیں۔

مولوی امین الدین صاحب [illegible] نے کہا کہ دورہ کنندگان کمیٹی نے متعلقہ [illegible] میں جو آزمائش کی تھی وہ سارے ضلع کی اصلی کیفیت کی آئینہ دار نہیں قرار دی جا سکتی کیونکہ ارکان کمیٹی نے متاثرہ مقامات کا دورہ کیا۔

فضیلت مآب نواب میر [illegible] بہادر نے فرمایا کہ اس نوبت پر فصلوں کے بارے میں بحث کرنا تضیع اوقات ہے۔ فضیلت مآب نے ایوان کو یقین دلایا کہ تعلقدار صاحبان صورت حال کا دوبارہ جائزہ لیں گے اور بہت جلد زیادہ قابل اعتماد اعداد و شمار روانہ کریں گے۔

مولوی عبد الکریم صاحب قادری [illegible] نے کہا کہ غیر سرکاری کمیٹی نے جن اضلاع کا دورہ کیا ہے ان میں ضلع گلبرگہ بھی ایک ایسا ضلع تھا کہ جس کی فصلوں سے متعلق مقامی سرکاری اور غیر سرکاری آراء نیز دورہ کنندگان کمیٹی کی [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید:-

علی گڑھ کی اطلاع ہے کہ مسلم مجلس والوں نے انتخابات جیتنے کی دُھن میں چال بازی سے کام لیا اور دل کھول کر فرضی ووٹ دئے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر عبدالمجید خواجہ صدر مسلم مجلس فرضی ووٹ دیتے ہوئے پکڑے گئے اور انہیں بھرے مجمع میں اپنی اس حرکت پر معافی مانگنی پڑی۔

راجہ بہادر بشیشور ناتھ نے وہ غیر ذمہ دارانہ حرکتیں شروع کر دی ہیں جو رکنیت عدالت العالیہ پر فائز ہونے کے بعد انہوں نے ترک کر دی تھیں۔

راجہ بہادر کو ان غیر ذمہ دارانہ حرکتوں اور غلط بیانات جاری کرنے سے باز رکھنے کے لئے انہیں جلد کسی ذمہ دارانہ عہدہ پر مامور کر دیا جائے۔

جب سے برطانوی کابینہ کا وفد دہلی پہونچا ہے حیدرآباد کے سیاسی حلقوں میں دہلی چلو کا نعرہ بلند ہو رہا ہے۔ سنا جا رہا ہے کہ مسٹر بی رام کشن راؤ، سوامی رامانند تیرتھ، پنڈت رامچاری، پنڈت کاشی ناتھ راؤ ویدیہ بذریعہ ہوائی جہاز عازم دہلی ہو رہے ہیں۔

کامریڈ نارائن ریڈی، مسٹر

گزشتہ دس شرات اور مسٹر ڈگبر راؤ بندو جو علاوہ ہیں جگہ کی قلت ہونے کی وجہ سے بذریعہ ریل دہلی جا رہے ہیں۔

ہم اس خبر کا اس لئے خیر مقدم کرتے ہیں کہ برطانوی ہند کا بار بار سفر کرتے رہنے والے وزراء میں شاید وسعت نظر پیدا کر فے

معاصر "رعیت" رقمطراز ہے کہ:-

لیگ کی بدگمانی نے ہندوستان کی سیاسیات میں جس روش کا اظہار کیا ہے . . . . . اس سے لیگی قیادت کے نایاک پہلو کا نقاب چاک ہو جاتا ہے

اور پنجاب میں کانگریس نے خضر حیات خان کی قیادت قبول کر کے جنہیں چندروز قبل پنڈت نہرو نے سرکار پرست اور ٹوڈی کہا تھا جس روش کا اظہار کیا تھا اس سے کانگریس کا کونسا پہلو نمایاں ہو جاتا؟

ایک صحافتی نمائندے کو جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا کہ:-

اگر حقیقی اقتدار منتقل ہو جائے اور سیول سروس ہندوستانیوں کے تحت آجائے تو اقلیتوں کی طرف سے کسی گڑبڑ کا اندیشہ نہیں۔

سردار پٹیل یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر سیاسی اقتدار اور پولیس کی طاقت کانگریس کے ہاتھ میں آجائے تو پھر کوئی سیاسی جماعت سر نہ اٹھا سکے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سردار پٹیل کا ایقان اس کہاوت پر ہے

بکری کے آگے بکری ناچے ہے

مسز اروناآصف علی ایک صحافتی بیان میں اعتراف کرتی ہیں کہ انہوں نے بنگال اور آسام کے کاشتکاروں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنا فاضل غلہ سرکار کے حوالے نہ کریں۔

حیدرآباد میں بھی بعض لیڈر یہی کر رہے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے لیڈر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ کاشتکاروں سے لیوی وصول کی جائے اور کاشتکاروں کو کہتے ہیں کہ لیوی ادا نہ کی جائے۔

اکالی دل نے ایک قرارداد میں "سکھستان" کی تشکیل کا مطالبہ کیا ہے۔ (ایک خبر)

دوسری خبر یہ ہے کہ سکھوں کے اس مطالبہ کی کانگریس کی طرف سے اب تک کوئی مخالفت نہیں کی گئی۔

اس سوال کے جواب میں کہ کابینی مشن والیان ریاست کے نمائندوں سے گفتگو کرے گا یا ریاستی رعایا کے نمائندوں سے وزیر ہند نے فرمایا کہ ہم کوئی نئی صورت پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ ہم صورت حال کو جیسی وہ ہے قبول کرتے ہیں۔

سنا جا رہا ہے کہ اگر مجلس دستور ساز میں سوامی رامانند تیرتھ کو مدعو نہیں کیا گیا تو وہ بھوک ہڑتال کر دیں گے۔ اور صرف دودھ اور میوہ استعمال کریں گے۔

کانگریس کے قدیم ہمدرد مسٹر سوینسن ایک صحافتی بیان میں فرماتے ہیں کہ:-

جب تک مسٹر جناح کو کسی نہ کسی صورت میں پاکستان حاصل نہ ہو جائے وہ عارضی حکومت میں شریک نہیں ہوں گے اور جب تک کانگریس اور لیگ ساتھی نہ ہوں عارضی وفد کا کام مکمل ہو جائے گا۔

ہندوستان کا ایک بار دورہ کرنے کے بعد مسٹر سوینسن کی سمجھ میں یہ بات آگئی مگر پوری حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک اور سفر کی ضرورت ہے۔ شاعر نے کہا تھا

ع - بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

مرکزی اسمبلی میں حکومت ہند کے ممبر سے کسی رکن نے دریافت کیا کہ آیا کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر پی سی جوشی اور حکومت میں کوئی معاہدہ ہوا تھا اور کمیونسٹ پارٹی کو کتنی رقم دی گئی

ہم بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ جواب دیا ہو ہمیں کامریڈ نارائن ریڈی اور کامریڈ مخدوم محی الدین کے جواب کا انتظار ہے

شرق اردن سے برطانوی انتداب ختم

ایک جدید مملکت وجود میں آگئی

ایک مشرقی اسلامی مملکت جدید کو اردن میں ... ہندوستانی معیاری وقت گزر چکے ... اور ہندوستانی معیاری وقت کے ... شام میں ... منٹ پر عالم ... برطانیہ اور شرق اردن کے ... اعانت و دفاع کے معاہدہ پر ... لندن میں دستخط ہوئے۔

... اس معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ... سے شرق اردن پر سے برطانوی انتداب ... چکا ہے۔ گزشتہ جنگ کے وقت سے ... تھا اور شرق اردن ایک کامل آزاد ... کی حیثیت سے نمودار ہو گیا ہے۔

... کے تعاون کے لحاظ کرتے اس ... آئندہ معاہدے کے اوائل میں برطانوی ... میں پیش بہا خدمات سے چشم پوشی ... لیکن معاہدہ کا سیاسی نقطہ نگاہ ... یاد کیا جاتا ہے کہ اس ... عراقی معاہدہ بابت سنہ ۱۹۳۰ء ... انتداب ختم ہو گیا تھا ... آزادی اور مکمل حاصل ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اہم سیاسی فقرات ... ذیل ہیں اول آزادی شرق اردن کی ... حکومت برطانیہ و شرق اردن کے ... کسی ہنگامی کی حالت کا انتظام۔ ... سیاسی نمائندوں کے باہمی تبادلہ کا ... دونوں میں سے ... کسی تیسرے ملک کے ساتھ کوئی ایسا ... اختیار کرنے ... جس سے دونوں کی ... میں کوئی مزاحمت ... کی پابندی ... شرق اردن کی ... شرق اردن پر عائد ہوگی۔ خاصا

اقوام متحدہ کی کمیٹی سے متعلق شرق اردن کی درخواست کی طلب۔

بیان کیا جاتا ہے کہ فوجی فقرات میں حسب ذیل امور شامل ہیں۔ اول اگر دونوں میں سے کوئی ملک جنگ میں پھنس جائے تو ایسے وقت باہمی امداد جس میں یہ بھی شامل ہے کہ شرق اردن برطانیہ کیلئے مواصلاتی آسانیاں فراہم کرے۔ ثانیاً تیل کی جو عام پائپ لائن جو شرق اردن سے گزر کر عراق میں کرکوک اور فلسطین میں حیفہ تک گئی ہے اسکے تحفظ کیلئے برطانیہ کو حق ہوگا۔ ثالثاً شرق اردنی فوجی علاقہ کیلئے جہاں کہیں ضرورت ہو تربیتی سہولتوں کی فراہمی کے برطانیہ کی جانب سے انتظامات کرنا۔ معاہدہ پر دستخط کے بعد قصر ابراہیم پاشا ہاشم وزیر اعظم شرق اردن نے اپنی حکومت کی طرف سے دستخط کئے۔ مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ برطانیہ اور مسٹر آرتھر کریچ جونز پارلیمانی نائب وزیر نو آبادیات نے برطانیہ کی طرف سے دستخط کئے۔

امیر عبداللہ والئی شرق اردن کل دستخط شدہ معاہدے کے سلسلہ میں حال میں برطانیہ گئے ہیں۔ بار فریقوں ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امیر عبداللہ کی گفتگو میں فریقین کے نمائندے غیر معمولی طور پر صاف صاف اور اطمینان بخش رہیں۔ امیر عبداللہ نے پہلی عالمگیر جنگ میں عرب انقلاب میں ایک نمایاں اور ممتاز حصہ لیا اور بیت المقدس میں سنہ ۱۹۲۱ء میں مسٹر چرچل سے ایک ملاقات کے بعد موجودہ موقف پر فائز ہوئے۔ شرق اردن جس کا رقبہ ۳۰۰۰۰ مربع میل ہے عالمی وسعت میں ریاست حیدرآباد کے کم حیثیت حامل ہے۔ حالیہ بیس سال میں اس نے مسلسل سیاسی ترقی اور معاشی پیش رفت ظاہر کی ہے۔ حالیہ جنگ میں شرق اردن نے متحدین کے مفاد کی قابل قدر تائید و حمایت کی اور اس کے مشہور فوجی دستہ "عرب لیجن" نے عراق و شام میں نمایاں ... خدمات انجام دیں۔

ڈیلی ٹیلیگراف لندن کے ایک کالم نویس نے کل یہ اطلاع دی ہے کہ باشندگان شرق اردن امیر عبداللہ کو عنقریب ... گے کہ وہ سلطان کے لقب سے ملقب ہوں۔ امیر عبداللہ سلطان حجاز حسین مرحوم کے خلف ثانی ہیں (اشرہ)

فرمان مبارک

نقل فرمان مبارک مورخہ ۲۰ ربیع الثانی شریف ۱۳۶۵ھ شائع شدہ جریدہ غیر معمولی

حالیہ ہنگامہ و فساد جو کہ پریزیڈنٹ کونسل اور ریونیو ممبر کے مکان پر وقوع میں آیا تھا بسلسلہ تبلیغ مسعود سیکھی یہ ایسا افسوسناک اور مذموم تھا جو ناقابل بیان ہے اور اس نوعیت کا واقعہ پہلی دفعہ تاریخ دکن میں ہوا۔ میرا اب وقت آگیا ہے کہ گورنمنٹ مستعدی سے کام کرکے خاطیوں کو سزا دلائے تاکہ دوسرے افراد عبرت کا سبق پڑھیں اور آئندہ کیلئے ایسے انتظامات ہوں جو امن و امان ریاست میں قائم رکھ کر جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت کرتے رہیں کہ ایسے قبیح اعمال و افعال کو کسی طرح جائز نہیں رکھا جا سکتا جو نہایت شرمناک ہیں۔ نیز گورنمنٹ کو احکام دئے گئے ہیں کہ ضروری کارروائی کو اندرون دو یا تین ماہ مکمل کر لیا جائے تاکہ اس قضیہ نامرضیہ کا تصفیہ بااحسن الوجوہ ہو جائے۔

ف ۲۔ اس مسئلہ کی اہمیت اور نزاکت کے لحاظ سے حکمران کو جو دلچسپی ہے اس کے مدنظر میرے کونسل کو ہدایت کی ہے کہ اس بارہ میں وقتاً فوقتاً جو کارروائی کی جائے اس سے مجھے باخبر رکھا جائے اور جن تجاویز کی نسبت میری منظوری درکار ہو بغرض صدور حکم پیش کر کے میرے احکام حاصل کر لئے جائیں۔

یہ مع ترجمہ انگریزی پبلک کی اطلاع کی غرض سے جریدہ غیر معمولی میں شائع کر دیا جائے۔

۲۰ ربیع الثانی شریف ۱۳۶۵ھ — شرح دستخط مبارک

اشتہار

بجریدہ عدالت منصفی ... ضلع نلگنڈہ۔ نمبر مقدمہ ۲۶ سنہ ۱۳۵۵ف

بااجلاس صاحبزادہ میر وزیر علی خان صاحب منصف سریاپیٹھ۔

ہنگلی خان بنام ... ترچیا۔

دعویٰ استقرار حق ...

بنام ... ترچیا ولد بچیا قوم ... عمر ۲۸ سال پیشہ زراعت ساکن ... تعلقہ سریاپیٹھ

ہرگاہ مقدمہ مذکور میں تمہارا نام ... بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ اردیبہشت ۱۳۵۵ف یوم پنجشنبہ بوقت ۱۰ ساعت عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی کرو ورنہ ... کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۱۹ اردیبہشت ۱۳۵۵ف میری دستخط و مہر عدالت سے جاری کی گئی۔

دستخط منصف عدالت

"مسلم لیگ اقلیتی سیاسی جماعت نہیں ہے"

وزیر ہند کا بیان

نئی دہلی ۔ ۲۵ مارچ ۔ لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند نے آج ۱۵۰ سے زائد جریدہ نگاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی آزادی اور حق خود ارادیت کے مسئلہ کا اصولاً تصفیہ پہلے ہی عمل میں آچکا ہے اب جو کام کرنا ہے وہ یہ کہ باہمی تعاون سے ایسے وسائل و ذرائع دریافت کئے جائیں جن کی بموجب اہل ہند قلیل ترین انتشار اور عظیم ترین سرعت سے اپنے نئے اداروں سے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔

اس صحافتی کانفرنس میں وزیر ہند کے ہمراہ وزارتی وفد کے دوسرے دو ممبران سر اسٹیفورڈ کرپس اور مسٹر اے وی الیگزینڈر بھی موجود تھے۔ لارڈ پیتھک لارنس نے کانفرنس کا آغاز ایک بیان سے کیا جس میں وفد کے خاص اغراض و مقاصد اور اس طریقہ کار کا خاکہ پیش کیا گیا ہے جو ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے اختیار کیا جائے گا۔

وزیر ہند نے کہا کہ ان کے اور ان کے رفقاء کے لئے یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ وہ ایسے لمحہ ہندوستان آئے ہیں جو ہندوستان کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے وہ جو بحث تمحیص کریں گے۔ اس کے عام مقصد کا ذکر وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اپنی تقریر مورخہ ۱۵ مارچ میں کر چکے ہیں اب جو مباحث شروع ہونے والے ہیں ان کا تعلق اصلاً ایک ایسی مشنری کے قیام سے ہے جس کے ذریعہ اہل ہند اس نظام حکومت کا تعین کر سکیں گے جس کے تحت ہندوستان اپنا کامل آزاد مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایک قابل قبول مشنری جلد قائم کی جائے اور ضروری عارضی انتظامات کئے جائیں۔

لارڈ پیتھک لارنس نے اس امر پر زور دیا کہ ارکان وفد کی گفت و شنید کا تعلق اس سوال سے نہیں ہوگا کہ آیا ہندوستان کو اپنی قسمت کا فیصلہ آپ کرنا چاہیئے۔ اس سوال کا تصفیہ پہلے ہی ہو چکا ہے سوال یہ ہے کہ ہندوستان کس طرح اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکتا ہے وہ ایک مستثنیات سے قطع نظر تمام صوبائی انتخابات کے نتائج کا علم آئندہ دس دن کے اندر ہو جائے گا۔ اسی لئے وفد آج سے ایک ہفتہ بعد اپنی مشاورتوں کا آغاز کرنا چاہتا ہے اس اثنا میں وہ اور ان کے رفقاء ملک کی صورت حال کی نسبت عمومی معلومات حاصل کریں گے اور وائسرائے نیز صوبائی گورنروں سے مشورہ کرنے میں مصروف رہیں گے جو ارکان وفد سے ملاقات کے لئے دہلی آرہے ہیں۔ وفد وائسرائے کونسل کے ارکان سے بھی ملاقات کرے گا۔

وزیر ہند نے کہا کہ وفد صوبائی اور مرکزی مجالس قانونی کے نمائندوں اور ہندوستانی جماعتوں اور تنظیموں کے قائدوں اور ہندوستانی ریاستوں کے خیالات فراہم کرے گا۔ اہم جماعتوں نے اپنی پالیسی کی نسبت جو بیانات دئے ہیں اور ہندوستانی قائدین نے جو اہم اعلانات کئے ہیں ان کا ارکان وفد بنظر غائر مطالعہ کر چکے ہیں۔ لیکن تمام مواد پر ہاتھ لگانا اور پوری طرح ذہن نشین کرلینے سے قبل متعدد امور پر بحث و تمحیص کی ضرورت ہے۔ ان ملاقاتوں میں اور گفتگوؤں میں وفد کا خاصا وقت تقریباً وسط اپریل تک صرف ہوگا اور اس کے بعد وفد کے نظام کار کا دارومدار رفتار واقعات پر ہوگا۔

ہندوستانی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ ریاستوں کو ہندوستان کے مستقبل میں ایک عظیم حصہ لینا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ انہیں ان گفتگوؤں میں شرکت کے لئے مدعو کرنا ضروری ہے۔ ان کو اور ان کے رفقاء کو یہ معلوم کرکے بہت مسرت ہوئی کہ متعدد والیان ریاست اس عام خواہش میں شریک ہیں کہ ہندوستان کو فوراً آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔

اس دوران میں یہ نہایت مناسب ہے کہ ایک زیادہ نمائندہ حکومت جس کو پوری عوامی تائید حاصل ہو مرکز میں وجود میں آئے۔ یہ امر عظیم ترین اہمیت رکھتا ہے کہ ذمہ داری کی منتقلی ہموار طریقہ پر اور کارکردگی کے ساتھ عمل میں آئے یہ اصلاً ہندوستانیوں کا فریضہ ہے لیکن اس سے برطانویوں کو دلچسپی ہے اور اسی لئے یہ امر ہندوستان اور برطانیہ کے لئے باعث فخر ہوگا اگر وہ دنیا کے روبرو یہ مظاہرہ کریں کہ وہ ایسی اہم اور اس نوعیت کی تبدیلی ہموار اور پرامن طریقہ پر عمل میں لا سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ گفت و شنید میں دشوار مسائل حل کرنے ہوں گے جس کے لئے تحمل، امید، رواداری اور مفاہمت کے جذبہ کی ضرورت ہوگی۔

وفد اس نوبت پر مشنری کی شکل و صورت کی نسبت کوئی خیال ظاہر نہیں کر سکتا ان امور پر ہندوستانی نمائندوں سے بحث و تمحیص کی ضرورت ہوگی۔ وفد صرف ایک معینہ ارادہ سے آیا ہے اور وہ یہ کہ ہز مجسٹی کی حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستانیوں کو اپنی آزادی حاصل کرنے میں پوری پوری مدد دے۔ اس کے سوا ارکین وفد کے دل میں اور کسی خاص خیال کے پابند نہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ایسی حالت میں آئے ہیں کہ ان کے دلوں میں کسی قسم کا جوش اور غیر قطعیت کی حالت پائی جاتی ہو۔

وزیر ہند نے آخر میں کہا کہ "ہم ہندوستان کو اس قابل بنانے آئے ہیں کہ وہ جلد ترین اقوام عالم میں اپنا مقام حاصل کرے اور دنیا میں پورا پورا حصہ ادا کرے اور ہم اس عزم صمیم کے ساتھ آئے ہیں کہ گفتگوؤں کو ایک فیصلہ کن اور دوستانہ نتیجہ تک پہنچا دیں اس عظیم ملک کے تمام باشندوں کی خیر اندیشی کے ساتھ ہماری توقعات وابستہ ہیں"۔

اس بیان کے بعد وزیر ہند اور وفد کے ارکان سے سوالات کئے گئے جن میں سے بیشتر اقلیتی اقوام کے موقف سے متعلق تھے۔

مسٹر اٹیلی نے دارالعوام میں اپنی تقریر میں یہ جو کہا تھا کہ اقلیتوں کے ... کے حقوق ہز مجسٹی کی حکومت کے خوب ملحوظ خاطر ہیں لیکن یہ کہ انہیں اس کا موقع نہ ملنا چاہئے کہ وہ اکثریت کی پیش رفت پر حق تنسیخ استعمال کریں اسکی تعبیر کے بارے میں کثیر التعداد سوالات کئے گئے۔ لارڈ پیتھک لارنس نے اس کی توضیح کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اقلیتوں کے جائز حقوق نظر انداز کر دئے جائیں اور یہ بھی کہا کہ یہ بیان من حیث الکل بالکل واضح ہے اور کسی تشریح مزید کا محتاج نہیں۔

پوچھا گیا کہ مسلمانان ہند کو ایک قوم تصور کیا جاتا ہے یا اقلیت، اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ ... ہند کو ہندوستان کی ایک بڑی جماعت تصور کرتے ہیں ... لارڈ پیتھک لارنس نے کہا کہ ذاتی ... کر دیا ہے کہ ... اپنے خیالات کی ... والی جماعت ... کانگریس میں ... مسلم لیگ کو ... ایک طرف تو کانگریس پارٹی کثیر تعداد کی نمائندہ ... لیکن یہ صحیح نہیں ہوگا کہ مسلم لیگ کو کوئی ... جماعت تصور کیا جائے مسلم لیگ درحقیقت ... کوئی ... نمائندہ جماعت ہے ...

اسکیم تنظیم جدید

صدر جمیعت اتحاد امداد باہمی

سررشتہ کی جانب سے جدید اسکیم
... میں تعلیم نشر و اشاعت، امداد باہمی
... کے تحریکات پیش کی گئی تھی لیکن سرکار
... اسکیم کی منظوری کے وقت ان تحریکات
... کرنے کے بعد تعلیم کی حد تک پیش ارادہ
... حسب فرمان خسروی منظور فرمائی گئی
... تبلیغ و اشاعت کی حد تک یہ ہدایت دی
... کہ اس کے لئے ایک علیحدہ اسکیم مرتب
... کر کے پیش کی جائے۔ تعلیم کی حد تک جو
اسکیم منظور ہوئی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے
صدر جمیعت کے تحت ایک کواپریٹیو
ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے۔ جو
سررشتہ کے عمال اور عہدہ داران کی تعلیم
کے علاوہ ملازمین و عہدہ داران انجمنہائے
امداد باہمی کی تعلیم کا بھی انتظام کرے۔
ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے لئے چار لکچرار
... ماہوار (۲۵۰ — ۴۰۰) اور تین
... (۲۰۰ — ۳۰۰) کا تقرر عمل میں لایا جائے
... لکچراروں کی تنخواہیں اور ٹریننگ انسٹی
ٹیوٹ کے دیگر اخراجات کا موازنہ (بیس
ہزار ...) کیا گیا۔ چونکہ صدر جمیعت
... کے تحت پندرہ ہزار روپیہ (۱۵۰۰۰)
... سالانہ طلب ملتا تھا۔ اس میں
... ہزار (۵۰۰۰) کا اضافہ کر کے
... ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے اخراجات
... منتقل کر دیا گیا ہے۔ ٹریننگ
انسٹی ٹیوٹ ایگزیکٹیو آفیسر کی نگرانی میں
... کام کرے گا جماعت عہدہ داران سررشتہ
... تعلیمی مدت چار ماہ کی ہونے سے دو ماہ کی

جماعت ملازمین منتخبہ صوبہ جات پر قائم
کی جائے گی۔ اور مدت کم از کم دو ماہ بھی
دیگر جماعت ہائے تعلیمی کی مدت تعلیمی میں
حسب رائے ایگزیکٹیو آفیسر صاحب اضافہ
کیا جاسکے گا۔ امدادی تعلیمی جماعتیں ہر
سال منظم کی جائیں گی۔ جس میں سررشتہ
کے عہدہ داران اور ملازمین شریک ہوں گے
نظری تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تعلیم بھی رجحان
مرکز میں بذریعہ پروجیکٹ دی جائے گی۔ امداد باہمی
کے مختلف شعبوں مثلاً زرعی قرضہ اور تجارت
کاری نکاسی پیداوار انجمنہائے امداد باہمی کے
متعلق ریسرچ کے لئے کم از کم دو وظائف
پچاس روپیہ ماہانہ دو گریجویٹوں کو
دئے جائیں۔ عہدہ داران سررشتہ کی
جماعت میں حسب ذیل مضامین کی تعلیم
دی جائے۔

۱۔ معاشیات نظری۔ ۲۔ معاشیات
دیہی جس میں حیدرآباد کی دیہی معیشت
اور حیدرآباد دکن کے پنچایتی نظام کا
مطالعہ بطور خاص شامل ہوگا۔

(۳) تاریخ و نظریہ اور عملیات
امداد باہمی۔

(۴) قانون و قواعد ذیلی۔ قواعد
ہدایات۔ سررشتہ امداد باہمی۔

(۵) امداد باہمی حساب فہمی۔ اور
بنک کاری۔

(۶) تنظیم دیہی جس میں دیہی تعمیرات
اور تبلیغ و اشاعت کے طریقوں کا مطالعہ
بطور خاص شامل ہوگا۔

(۷) تحدیدی صاحب ذیلی تعلیم کی تحریک
منظور شدہ سرکاری اسکیم مجلس اشاعت اور مجلس
انتظامی سے منظور اور لکچراروں کا تقرر ہونے
کے بعد کواپریٹیو انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح
عالیجناب صاحبزادہ نواب بسالت جاہ
بہادر نے فرمایا۔

اس اسکیم میں ایگزیکٹیو آفیسر کی جائیداد
کا ذکر نہیں ہے اس لئے کہ یہ جائیداد تعلیم
و تبلیغ و اشاعت کی اسکیم کی بحث افسر تعلیم
و تبلیغ کے نام سے قائم کی گئی تھی اور جدید
اسکیم میں اس عہدہ دار کے ذمہ تعلیم و اشاعت
دونوں کام کئے گئے تھے سرکار عالی کے
ہدایت کے بموجب سررشتہ سے جو اسکیم
پیش کی گئی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے
اسکیم تبلیغ و اشاعت کی اہمیت کو پوری
طرح واضح کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ
صدر جمیعت جو اس وقت اس کام کو انجام
دے رہی ہے اس کا اشاعت کام کی نوعیت
اور وسعت کا لحاظ کرتے ہوئے بہت کم ہے
اور صدر جمیعت کے کاروبار کی اہمیت
اور نوعیت کے مدنظر تعلیم تبلیغ و اشاعت
کے لئے ایک عہدہ دار کی تقرر کی تحریک گریڈ
(۶۵۰ — ۸۰۰) کی گئی اس کا مقصد متعلقہ
کیا ایک ناشر گریڈ (۱۵۰ تا ۲۵۰) کے تقرر
کی تحریک کی گئی۔ تعلیمی سررشتہ (۹۰۰)
ناشرین کے تقرر کی سفارش کی گئی تا کہ اسکیم
روبکار لانے کے بعد اس کی افادیت
کا اندازہ کرنے کے بعد مزید ناشروں کا تقرر
کیا جاسکے۔

سینما کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت کی اہمیت
کو واضح کرتے ہوئے اسکیم میں یہ تحریک کی
گئی کہ ہر ضلع میں ایک ایسا یونٹ رکھا جائے
جس کے پاس سینما اور گراموفون وغیرہ کا سامان
ڈرامہ کرنے کا سامان بھی ہو اور ایک لاری
بھی ہو تاکہ یہ پارٹی ضلع کے تمام مقامات
میں دورہ کر کے تبلیغ و اشاعت کر سکے۔
فی الوقت صرف چار یونٹ قائم کر سکے

موازنہ میں اخراجات شامل کئے گئے تھے
اسکیم کے متوالی اخراجات کا اندازہ۔
ایک لاکھ نواسی ہزار نو سو چھ روپے
اور غیر متوالی اخراجات کا اندازہ ایک
لاکھ ترپن ہزار نو سو میں کیا گیا۔

تبلیغ و اشاعت کی جدید اسکیم کے سلسلہ
میں عالیجناب میر نواب جنگ نواز جنگ
بہادر نے مجلس انتظامی کے جلسہ میں شرکت
فرما کر صدر جمیعت کے کاروبار کے وسعت و تنظیم
کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور
یہ مسئلہ ایک منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا
منتخبہ کمیٹی نے غور و مباحثہ کرنے کے بعد
اپنی سفارشات مجلس انتظامی میں پیش
کیں۔ مجلس انتظامی نے جو جدید اسکیم منظور
کی ہے اس کی اجمالی تفصیل

صدر جمیعت کے کاروبار کو تین شعبوں
یعنی تعلیم تبلیغ و اشاعت اور انتظام میں
تقسیم کیا جائے کواپریٹیو انسٹی ٹیوٹ کے لئے
ایک عہدہ دار کا تقرر جس کا لقب چیف ایگزیکٹیو
آفیسر ہو گریڈ (۱۰۰۰ تا ۶۰۰) کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ
کے متعلق سرکار سے جو اسکیم منظور فرمائی ہے
اور جس کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔ اس
ترمیم کے ساتھ نافذ ہو کر موجودہ منتخبہ لکچراروں میں
جن کا تقرر تین سال کے لئے (۲۰۰ تا ۳۰۰)
کے گریڈ میں ہو چکا ہے اس کے سررشتہ میں
واپسی پر ایک لکچرار کی تنخواہ (۲۰۰ تا ۳۰۰)
اور دو لکچراروں کی تنخواہیں (۱۵۰ تا ۲۵۰)
مقرر کی جائیں اور منظورہ اسکیم میں جو تین
لکچرار کی جو جائیداد ہے وہ حذف کر دی گئی
اگر سررشتہ کے ملازمین میں سے ان جائیدادوں
پر کسی کا تقرر کیا جائے تو اس کو ۲۵ فیصد
ٹیچنگ الاؤنس دیا جائے۔

شعبہ نشر و اشاعت کے لئے بھی (۱۰۰
تا ۶۰۰) کے گریڈ کے ایک افسر کا تقرر کیا
جائے جس کے تحت رسالہ کاروبار سہماہی
بھی رہے گا۔ اور جو مختلف مرکزی تنظیم وغیرہ
کی بھی نگرانی کرے گا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ صفحہ ۴

کابینی وفد کا مقصد

اس تجویز پر لیبر پارٹی اور ٹوری جماعت دونوں متفق ہیں کیونکہ یہ تجویز ملک کے حصے بخرے کرکے اسے سامراجی گرفت میں رکھیگی

تجویز ہے۔ اس تجویز سے ہندوستان کے دوست مسٹر سورنسن کو بھی اتفاق ہے چنانچہ وہ اپنے گرانڈیا لیگ میں تقریر کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مذاکراتی مشن ہندوستانی مسئلہ کا حل نکال ہی لے گا۔ گو یہ مسٹر جناح کی مرضی کے مطابق ہوگا

پھر بھی وہ ایک حد تک ان کے مطالبہ کو پورا کریگا۔ اور مسلمان ایسے علاقہ میں جسے دوسری قومیں ان پر اپنی مسلم ریاست بنائیں گے اور یہ مسلم ریاست کیسی ہوگی یہ بات خود سورنسن کی زبان سے صاف ہوگئی ہے ان کا بیان ہے کہ ذمہ دار لیگیوں نے

ہندوستان میں دیئے کہا کہ وہ پاکستان کیلئے درجہ نوآبادیات قبول کرنے پر تیار ہیں اور یہ کہ پاکستان کو برطانیہ دولت مشترکہ کے دفاعی نظام سے ملا دینا چاہیئے۔

غرضیکہ یہی وہ تجویز ہے جسے لارڈ پیتھک لارنس کانگریس اور لیگ کے سامنے لائے کہ ہندوستان کیسے رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی بنا پر ہندوستان کا اقتدار رہیگا۔ اور انگریز ہندوستان چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ یہ تصویر ہندوستان کی تصویر نہیں ہے جس میں آزاد قومیں ایک خاندان کی طرح زندگی بسر کرتی ہوں بلکہ یہ ہندوستان اور پاکستان کا نقشہ ہے یہ اس ہندوستان کا نقشہ ہے جس میں ہندوستانی ملکوں اور انگریزی سرمایہ موجود رہیگا جہاں انگریز سامراج رہے ان کے ہندوستانی مخلص رہیں گے کانگریس اور لیگ ایک دوسرے سے برسرپیکار رہیں گے اور انگریزی سرمایہ داروں کی دولت اپنا الو سیدھا کرتے رہیں

آج انگریز سامراج یہی چاہتا ہے کبھی تو لیگ کی پیٹھ ٹھونکی جاتی ہے کانگریس کو سبز باغ دکھایا جاتا ہے کا اصلی مقصد یہی ہے کہ کانگریس اور لیگ کے جھگڑے کبھی ختم نہ ہوں اور دونوں کے اشاروں پر کٹھ پتلی کی طرح ناچتے رہیں اور خود انگریز دنیا کے سامنے یہ کہتے پھریں کہ ہم نے تو ہندوستانیوں کو طاقت دینے کی کوشش کی مگر وہ ہیں کہ ناقص ہی نہیں اور ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوچکے اور دراصل جو ان حالات میں داخل ہوسکتا ہے ہندوستان کو راج سے چلانا ہو تو اسکی حفاظت کرینگا۔ ورنہ ہندوستان ایک دوسرے سے قربت رہے گا۔

ہم آزاد ہندوستان چاہتے ہیں جہاں تمام قوموں کی عزت ہو



۱۹۵۷ء کے ایک مبارک دن کی تیاری ۱۹۴۶ء میں

کیا میں اپنے بچوں کی شادی کا خرچ برداشت کرسکوں گا؟ آپ کے سوال کا جواب اس پر منحصر ہوگا کہ آپ اس وقت کیا تدبیر کرتے ہیں۔

شادی کے لئے روپیہ درکار ہوتا ہے اور برسوں پہلے روپیہ بچا کر دانشمندی سے لگانا ضروری ہے تاکہ آپ کے بچے جوان ہوتے پر خوشحال زندگی شروع کرسکیں۔

چھوٹی رقمیں جمع کرنیوالے ۵ روپے والے قومی وثائق پس اندازی یا آنے اور ایک روپیہ والے ٹکٹ قومی پس اندازی خرید سکتے ہیں۔ یہ قومی وثائق پس اندازی اور ٹکٹ قومی پس اندازی کسی منظور شدہ سرکاری پوسٹ ماسٹر خزینہ یا بینک سرکار عالی سے مل سکتے ہیں۔

قومی وثائق پس اندازی سرکار عالی خرید لیئے

★ ہر دس روپیہ بارہ برس میں پندرہ روپیہ ہوجاتے ہیں۔

★ پانچ سال بعد ہی بھنا سکتے ہیں

★ ... سال بعد ... روپیہ والے قومی وثائق پس اندازی ... اپنے ... تحت کی قرض جمع شدہ منافع حاصل کی جاسکتی ہے

اعلان

محکمہ معتمد سرکار عالی حیدرآباد

قانون (۱۰۰) واقع ۱۹ اردی بہشت ۱۳۵۵ف

حسب الحکم عالیجناب نواب سر صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی۔

بلحاظ ضرورت مصلحت ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں غذا کی مناسب تقسیم کیلئے اجناس خوردنی کے ذخائر کا صحیح مواد فراہم اور مہیا کیا جائے، لہذا بنفاذ اختیارات کے جو تحت قاعدہ تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۵۰ف صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت کو حاصل ہیں حسب ذیل حکم صادر کیا جاتا ہے:۔

۱۔ حکم ہذا بنام حکم فراہمی مواد ذخائر اجناس خوردنی بابتہ ۱۳۵۵ف موسوم ہوسکے گا اور تاریخ اشاعت جریدہ سے کل ممالک محروسہ سرکار عالی میں نافذ ہوگا۔

۲۔ حکم ہذا میں —

(الف) "جنس خوردنی" سے دھان، چاول، جوار، باجرہ، گیہوں، مکئی، چنا، دالیں، چھوٹے دانہ دار اجناس اور دیگر ایسی اجناس مراد ہیں جن کو معتمد صدر وقتاً فوقتاً بذریعہ اعلان مندرجہ جریدہ اغراض حکم ہذا کے لئے جنس خوردنی قرار دے۔

(ب) "ذخیرہ دار" سے ہر ایسا شخص مراد ہے جس کے قبضہ میں کوئی ایک جنس خوردنی یا ایک سے زائد اجناس خوردنی بحیثیت مجموعی دس من وزنی یا اس سے زائد مقدار میں موجود ہوں عام اس سے کہ ایسا قبضہ کسی حیثیت سے ہو، مگر اس میں ایسا شخص داخل نہ ہوگا جس کو تحت حکم نگرانی اجناس خوردنی بابتہ ۱۳۵۳ف اجناس خوردنی کی بغرض خرید و فروخت تھوک فروشی کیلئے ذخیرہ کرنے کا کاروبار کرنے کی غرض سے اجازت حاصل کیا ہو۔

توضیح ۱۔ ایسا خاندان جس کے افراد مل کر رہتے اور کھاتے ہوں حکم ہذا کے اغراض کیلئے ایک شخص متصور ہوگا اور ایسا کوئی جو خاندان کی پرورش کرتا ہو ذخیرہ دار متصور ہوگا۔

توضیح ۲۔ ہوٹل، ریسٹوران اور دیگر ادارہ جات باستثنائے ادارہ جات مصرحہ فقرہ ۶ کی صورت میں شخص جو مالک ہو یا ایسے ادارہ کے انتظام کے ذمہ دار ہوں حکم ہذا کے اغراض کیلئے ذخیرہ دار متصور ہونگے۔

توضیح ۳۔ کسی ایسی جنس خوردنی کی صورت میں جو کسی شخص نے بذات خود یا اپنے نوکروں کے ذریعہ کاشت کی ہو ذیلی فقرہ ہذا کے اغراض کیلئے اس کے قبضہ کا آغاز اس وقت سے ہوگا جبکہ وہ کھلیانوں یا کھیتوں سے علحدہ کرلئے جاچکے ہوں۔

۳۔ (۱) ہر ذخیرہ دار پر لازم ہوگا کہ اپنی مقبوضہ مقدار اجناس خوردنی کی تحریری اطلاع اندرون ایک ماہ از تاریخ نفاذ حکم ہذا عہدہ داران مندرجہ ذیل کے بجلاوہ اس عہدہ دار کو باضابطہ بھیجے جس کی حدود اختیار میں ایسی مقدار موجود ہو اور اس کے بعد سے ہر فصلی ماہ کے ختم پر اس کے قبضہ میں جو مقدار باقی ہے اس کی تحریری اطلاع ہر ماہ فصلی کی دس تاریخ تک عہدہ دار مذکور کو بھیجے اور رسید حاصل کرے:۔

(الف) بلدہ حیدرآباد میں ناظم راشن بندی یا ان کے مقرر کردہ عہدہ دار۔

(ب) مستقر ضلع پر تحصیلدار مستقر ضلع (ج) مستقر تعلقہ پر تحصیلدار تعلقہ (د) مواضعات و قصبات میں پٹیل و پٹواری۔

ایسی اطلاع بلدہ حیدرآباد میں بزبان اردو اور اضلاع میں اردو یا مقامی دفتری زبان میں دیجائیگی۔

(۲) تحت ذیلی فقرہ (۱) جو اطلاع دیجائیگی اس میں ذخائر کی مقدار میں بمقابلہ ماسبق کی

خانہ کے ذخیرہ بھی درج کئے جائیں گے۔

(۳) ذیلی فقرہ (۱) کے تحت اطلاع دینے کے بعد اگر ذخیرہ دار کے قبضہ میں کوئی ایک جنس خوردنی یا ایک سے زائد اجناس خوردنی بحیثیت مجموعی پانچ من وزنی یا اس سے زائد مقدار میں بوقت واحد آجائے تو اس پر لازم ہوگا کہ ایسی مقدار کی تحریری اطلاع اس کے قبضہ میں آنے کے بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر عہدہ دار مصرحہ ذیلی فقرہ (۱) کو بذریعہ رسید زبانی مصرحہ ذیلی فقرہ مذکور دیدے۔ مگر شرط یہ ہے کہ احکام فقرہ ہذا ایسے شخص سے متعلق نہ ہوں گے جو بلدہ حیدرآباد میں حکم نگرانی اجناس خوردنی بابتہ ۱۳۵۳ف کے تحت بحیثیت چلر فروش اجازت یافتہ ہو۔

۴۔ (۱) اگر کوتوال بلدہ یا مستقر یا تحصیلدار کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ اس کی حدود میں حکم ہذا کی خلاف ورزی کی جارہی ہے تو وہ

(الف) کوئی کتب یا دیگر دستاویزات کا جو کسی شخص کی ملک یا اس کی نگرانی میں ہوں معائنہ کرسکیگا یا کراسکے گا۔

(ب) کسی مقام یا احاطہ یا مکانات میں داخل ہوکر تلاشی لے سکیگا یا کسی شخص کو اس میں داخل ہونے اور تلاشی لینے کا مجاز کرسکے گا اور کسی ایسی اجناس خوردنی کو جس کے متعلق اس کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ حکم ہذا کی خلاف ورزی ہوئی ہے گرفتار کرسکے گا یا کسی شخص کو ایسی اجناس خوردنی کو گرفتار کرنے کا مجاز کرسکے گا۔

(۲) احکام مندرجہ ذیلی فقرہ (۱) کے باوجود معتمد صدر کو اختیار ہوگا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے کسی رقبہ میں اختیارات مندرجہ ذیلی فقرہ (۱) کو خود استعمال کرے یا بذریعہ حکم تحریری کسی اور شخص کو ان کے استعمال کرنے کا مجاز کرے۔

۵۔ (۱) اگر کوئی ذخیرہ دار حکم ہذا کی خلاف ورزی کرے تو اس کو قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین سال تک ہوسکے گی یا اس پر جرمانہ ہوسکے گا یا دونوں سزائیں دیجاسکیں گی اور عدالت جو خلاف ورزی کی سماعت کررہی ہو ایسے اجناس خوردنی کو بحق سرکار ضبط کرلئے جانے کی تجویز کرسکیگی جس کے متعلق حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے بجز اس کے کہ خاص وجوہات کی بنا پر جن کو قلمبند کیا جائیگا عدالت اس کے خلاف قرار دے۔

(۲) اگر کوئی ذخیرہ دار جس پر تحت فقرہ ۳ اطلاع دینا لازم ہو اپنے مقبوضہ ذخیرہ کے متعلق کوئی غلط اطلاع دے تو اس کی نسبت یہ تصور کیا جائے گا کہ اس نے احکام مندرجہ حکم ہذا کی خلاف ورزی کی۔

(۳) احکام مندرجہ حکم ہذا کی خلاف ورزی کے کسی مقدمہ میں اگر استغاثہ کی جانب سے یہ بیان کیا جائے کہ ملزم نے مدت مصرحہ حکم ہذا کے اندر اپنے مقبوضہ ذخیرہ اجناس خوردنی کی صحیح اطلاع نہیں دی تو اس امر کا ثبوت ملزم پر ہوگا کہ اجناس خوردنی اس کے قبضہ میں ایسے وقت میں آئے تھے کہ اس کے لئے مدت مندرجہ استغاثہ کے اندر اطلاع دینا لازم نہ تھا۔

۶۔ حکم ہذا سرکاری محکموں اور ادارہ جات ذیل سے متعلق نہ ہوگا:۔

(۱) فوج (۲) محکمہ عامرہ (۳) دواخانے (۴) جیل خانے (۵) اقامت خانے جو تعلیمی اداروں سے متعلق ہوں (۶) یتیم خانہ (۷) محتاج خانے اور دیگر ایسے ادارے جن کو صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت اس حکم میں بذریعہ عام یا خاص حکم مستثنیٰ قرار دیں فقط۔

دستخط

منجانب معتمد صدر

بقیہ صفحہ اول

پنجاب میں اقتداری سیاست

اس کی وجہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو پس پشت ڈال دینے کے لئے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ مرکزی حکومت کی صوبہ واری وزارتوں کی بنیاد پر تشکیل ہو۔ اگر ایسا مطالبہ قبول کیا جائے تو کانگریس کی یہ کوشش ہے کہ تمام صوبوں میں اگر کانگریسی وزارتیں نہ ہوں تو کم از کم کانگریس کے حامی اور ہم خیال ضرور ہوں۔ اس مقصد کے لئے لیگ کو وزارتیں تشکیل دینے کا موقع نہ دیا جائے۔ سندھ میں کانگریس نے بھی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ پنجاب میں وہ کامیاب رہی مگر خضر حیات خان کو اپنا لیڈر تسلیم کر لیا۔ اور یہ سب کچھ اقتداری سیاسیات کی خاطر ہو رہا ہے۔ مگر یہ واقعہ اس صوبہ کے امن و خوشحالی کو خطرہ میں ڈال دے گا اور اس کے مضر نتائج سارے ہندوستان کو متاثر کریں گے۔ مسلمان اور مسلم لیگ اپنے حقوق کو پامالی کو خاموشی سے برداشت نہیں کر سکیں گے۔ خوفناک کے آثار افق پر نظر آرہے ہیں۔

بقیہ صفحہ (۵)

مشاورتی مجلس اغذیہ کی روئداد

متعلق تھی (تا لیاں)

مولوی احمد [illegible] صاحب وکیل نے کہا کہ وہ مطمئن ہیں کہ فصلوں کی حالت اور [illegible] سے متعلق سرکاری تخمینہ صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن [illegible] اندازہ کی بنا پر صدر المہام بہادر نے اپنی تقریر میں بتایا ہے۔ اگر پیداوار اس قدر کم ہے تو [illegible] مال نے ظاہر کیا ہے تب بھی حیدرآباد کی آبادی کی مدد کی وجہ سے فاقوں کا اندیشہ نہ ہو پر بحیثیت مجموعی متوقع ہے کہ اگر صدور ہو جانے سے قبل ملک کو [illegible] غذائی موقف سے متعلق وہ نور [illegible] لیکن [illegible] نے ایسی [illegible] ایوان

بقین کر سکتے ہیں کہ بفضل الٰہی حیدرآباد کو غذائی قلت کا سامنا کرنا پڑیگا بشرطیکہ خفیہ برآمدات کو سختی کیساتھ روک دیا جائے۔ اس کے مقدار میں کمی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر [illegible] صاحب نے کہا کہ اس خبر سے کسان یہ سمجھنے لگے کہ ملک کی غذائی حالت خراب ہے اور اس کا بار حکومت کی خراجی غلہ والی مہم پر اثر انداز ہوگا۔ مگر [illegible] کرتے ہوئے جس میں غلہ متقرر کا [illegible] کے مطابق تخفیف کی گنجائش نہیں ہو۔ موصوف نے گیہوں کی شال دہی جس کی قیمت خرید کو کارپوریشن نے بڑھا کر (۲۲) سو پیچ فی پلہ قرار دیا ہے۔ موصوف صاحب نے کہا کہ وہ کسانوں کی امداد کی تجویز سے پوری طرح متفق ہیں لیکن وہ اس خیال سے متفق نہیں کہ سرکار نے جیب خالی کرکے کسان کی امداد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ہمارے کی مدد کرنی چاہئے۔ قیمتوں کی حد مقرر کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گیہوں کی قیمت فروخت نہیں بڑھائی گئی صرف قیمت خرید بڑھائی گئی ہے اور وہ بھی اس وجہ سے بڑھائی گئی کہ جب حکومت کو معلوم ہوا کہ بعض علاقوں میں گیہوں (۵۵) یا (۵۶) سو پیچ فی پلہ فروخت ہو رہا ہے۔ اپنی خراجی غلہ کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کیلئے ضروری ہوا کہ وہ قیمت خرید کی حد (۲۲) تک بڑھا دے۔ مسٹر [illegible] خان کو یقین دلایا کہ اس اضافہ کا اثر صارف پر نہیں پڑیگا کیونکہ حیدرآباد کی نیشنل کارپوریشن گیہوں کی قیمت فروخت میں کوئی اضافہ نہیں کریگا۔

پنڈت [illegible] صاحب داور نگ آبادی نے کہا کہ ضلع اورنگ آباد کی غذائی حالت اتنی اچھی نہیں جتنی کہ غیر سرکاری کمیٹی نے بتلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدرسہ کسان کمیٹی نے صاف اچھی فصلوں کی آزمائش کی ہے۔ پنڈت گوپال راؤ صاحب [illegible] نے [illegible] صاحب کے بیان کی پر زور تردید کی اور کہا کہ دورہ کمیٹی نے انہیں علاقوں پر دو آزمائش کا عمل کیا ہے۔ متعلق [illegible] صاحب نے بر سر موقعہ بیان کیا تھا کہ وہ سب خراب ہیں جب آزمائش کی گئی۔

اشتہار

بعدالت [illegible] تعلقہ داری ورنگل [illegible]

نام [illegible] ضلع ورنگل ۔ پلاٹ [illegible] بنام [illegible] ۔ دعویٰ [illegible]

بنام (۱) پلاٹ [illegible] عمر [illegible] سال [illegible] متوفی [illegible] تعلقہ [illegible] ضلع ورنگل (۲) پلاٹ [illegible] عمر [illegible] سال [illegible] تعلقہ ورنگل ۔ (۳) پلاٹ [illegible] عمر [illegible] سال [illegible] (۵) [illegible] زوجہ [illegible] تعلقہ ورنگل ۔ **ہر گاہ** [illegible] پلاٹ [illegible] درخواست پیش ہوئی ہے کہ پلاٹ [illegible] نے بتاریخ [illegible] مطابق ۲۲ [illegible] متوفی مذکور کے نام [illegible] (۲۵۰۰) [illegible] (۳۵۰ - ۱) [illegible] نمبری ۲۷ [illegible] چار حصص نمبری (۱۰۲۷) [illegible] متوفی مذکور کے [illegible] پلاٹ [illegible] زوجہ [illegible] مذکور [illegible] خاندان [illegible] ورثاء متوفی مذکور کو [illegible] کی سماعت بتاریخ ۵ [illegible] عدالت ہذا میں ہوگی جس کسی کو درخواست مذکور کی نسبت عذر ہو عدالت ہذا میں تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی کریں بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ مرافعہ نامہ منظور کر دیا جائے گا پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا ۔ [illegible] تعلقہ ورنگل ۔

نتائج برآمد ہوئے ۔ [illegible] صاحب کمیٹی سے اورنگ آباد میں یہ کہا کہ جوار کی فصل سے متعلق ان کا سا تو اندازہ ہے کہ جوار تین آنے اور پانچ آنے کے درمیان ہے ۔ باجرا [illegible] اور اس کی پیداوار آٹھ آنے ضلع اورنگ آباد میں بحیثیت مجموعی جوار کی پیداوار [illegible] قرار دی جا سکتی ہے ۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے گوپال [illegible] صاحب نے کہا کہ وہ [illegible] صاحب کے [illegible] میں جو بیان دیا ہے وہ اس بیان سے بالکل مختلف ہے۔ انہوں نے فصلوں کے معائنہ کے بعد دورہ کمیٹی کے روبرو اورنگ آباد میں دیا تھا اور کمیٹی کے ارکان کو ان کے اس طرز عمل پر سخت حیرت اور افسوس ہے (تالیاں)

بقیہ صفحہ ۹

اسکیم تنظیم جدید

[illegible] کا تقرر کیا جائیگا جو [illegible]

ان [illegible] کی نگرانی با [illegible] کے ذریعہ ہے ۔ اور صدر محتمم کمیٹی [illegible] اس کا کوئی تعلق ہے ۔ انتظامی امور [illegible] لے ایک منیجر کا تقرر کیا جائیگا جن کا گریڈ (۵۰۰) تا (۸۰۰) روپیہ [illegible] جن کا کوئی تعلق [illegible] اور پروپیگنڈا افسر نہ ہوگا بلکہ یہ عہدہ صدر محتمم کے حسابات کتاب اور انتظامی امور مثلاً مختلف کمیٹیوں کے جلسہ منعقد [illegible] رسالہ گجرات دکن [illegible] کا گریڈ (۲۵۰) تا (۴۰۰) مقرر کیا جائے ۔ صدر محتمم کی مجلس انتظامی کے [illegible] مجالس ایک شعبہ زراعت کیلئے [illegible] کیلئے اور [illegible] کیلئے قائم کی جائیں [illegible] کمیٹیوں کے صدر نشین [illegible] متعلقہ وزارت کی مجلس کے صدر نشین ناظر زراعت ہوں ۔ [illegible] شعبہ کے صدر کی [illegible] نمائندگی [illegible] نمائش [illegible] گئی ہے ۔